Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۵ شوال ۱۳۹۵ھ ؛ ۳۱ اخاء ۱۳۵۴ھش ؛ ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۴۷

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہر لمحہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اکثر مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ کمزوری اور ضعف بھی بہت ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

---

## کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا دینی نصاب

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۳ نبوت ۱۳۵۴ ہش / ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے:

(۱) قرآن کریم — سورہ رعد — ۵۰ نمبر

(۲) علم کلام — دافع البلاء فی معیار اہل الاصطفاء — ۳۰ نمبر

(۳) انٹرویو — ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

---

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کیلئے ہو جاؤ

## اگر تم اللہ کی رضا جوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو دنیا میں بھی ذلیل و خوار نہیں ہو گے

”تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو دنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے وہ خود ان کا تکفل فرماتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات سے انہیں نجات اور مخلصی عطا فرماتا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم میں وہ تخم بویا گیا جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں بویا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنے فضل کرے گا۔ ایسے شخص پر کوئی شخص حملہ نہیں کر سکتا۔ اس امر کو خوب یاد رکھو اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا اور مضبوط تعلق ہو جاوے تو پھر کسی کی دشمنی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرے نزدیک عیسیٰ یا موسیٰ کا دعویٰ حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ میں مقامِ رضا حاصل کرنا چاہتا ہوں اور یہی سب کو کرنا چاہیئے۔ یہ اس کا فضل اور محض فضل ہے کہ وہ اپنے انعامات سے حصہ دے اور اس کے حضور کوئی کمی اور اس کی ذات میں کوئی بخل نہیں۔ یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ میرے نزدیک جو شخص ایسا گمان کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اگر انبیاء و رسل کے انعامات کو حاصل نہیں کر سکتا تو پھر دنیا میں آنے سے اس کا کیا فائدہ اور کیا حاصل؟ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والوں اور راستبازوں کی ساری امیدوں کا خون ہو جاوے اور وہ تو گویا زندہ ہی مر جاویں مگر نہیں ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص پر وہی انعام کر سکتا ہے جو اس نے اپنے برگزیدہ بندوں پر کئے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس قسم کا دل اور اخلاص لے کر اس کے حضور آؤ۔“

(ملفوظات جلد ہشتم ص۸۴، ص۸۵)

---

## خدا کی محبت میں اس کی راہ میں مال خرچ کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

”یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔“ (اشتہار تبلیغ رسالت)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

---

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خطبہ جمعہ

## ایمان کا مقصد یہ ہے کہ انسان فلاحِ دارین حاصل کرلے اور اللہ تعالیٰ کی ابدی رحمتوں کا وارث ہو

## اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین اہم ذمہ داریاں انسان پر عائد کی ہیں

## خوفِ خدا کے تحت تمام برائیوں سے بچا جائے محبتِ الٰہی کی ہر راہ کو اختیار کیا جائے قربانی کی ہر راہ پر گامزن ہا جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۴ھ ش — بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

(مائدہ ع ۶)

اس کے بعد فرمایا :-

جو مختصر سی آیت اس وقت میں نے تلاوت کی ہے اس میں نہایت حسین پیرایہ میں

### ایک نہایت ہی بنیادی اہمیت کا مضمون

بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی کتب اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کی کوئی غرض ہوتی ہے۔ انسان کسی مقصد کے پیشِ نظر دنیا سے منہ موڑتا اور دنیا والوں کی دشمنی خرید کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا اور یہ اعلان کرتا ہے کہ میں

### اپنے ربّ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے اس کو جیسا کہ وہ چاہتا ہے اپنی ذات میں کامل اور اپنی صفات میں کامل سمجھنے کا اور اس بات پر یقین کرنے کا اعلان کرتا ہوں ۔ اسی طرح وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان لایا ہوں اور جتنے رسول گزرے ہیں اور جو کتب نازل ہوئی ہیں ان پر بھی ایمان لاتا ہوں اور ایمان باللہ ، ایمان بالرسل اور ایمان بالکتب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ

### انسان فلاحِ دارین حاصل کرے

اس دنیا کی زندگی میں بھی وہ خدا میں ہو کر با آرام زندگی پائے اور اخروی زندگی (جو مرنے کے بعد انسان کو یقیناً ملنے والی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے وعدہ کیا ہے) میں بھی وہ فلاح کو حاصل کرے۔

فلاح کے معنی انتہائی کامیابی کے ہیں اور امام راغبؒ نے اپنی کتاب مفردات میں لکھا ہے کہ اخروی زندگی میں جو فلاح اور ابدی حیاتِ طیبہ ایک مومن کو ملے گی وہ چار خصوصیات کی حامل ہوگی۔

### چار باتیں اس میں پائی جائیں گی

اور وہ یہ ہیں :-

(۱) ایک ایسی ابدی زندگی جس پر کبھی فنا نہ آئے۔

(۲) ایک ایسی تونگری جس کے ساتھ کوئی احتیاج باقی نہ رہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسی عزت کہ جس کے ساتھ شیطانی ذلت کے اندھیرے کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۴) وَعِلْمٌ بِلَا جَهْلٍ اور وہ حقیقی علم جو جہالت کی تمام ظلمتیں اور اس کے اندھیروں کو دور کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس غرض سے ایمان لائے ہو کہ ایک ابدی حیات تمہیں حاصل ہو۔ وہ حیاتِ طیبہ تمہیں ملے جو ابدی فیوض کی حامل اور خدا تعالیٰ سے نئے سے نئے اور زیادہ سے زیادہ فیض اور برکتیں اور رحمتیں حاصل کرنیوالی ہو۔ اور یہ ایک ایسی زندگی ہے جس کا تصور بھی ہم یہاں اس دنیا میں نہیں کر سکتے۔

جہاں تک غنا اور احتیاج کا سوال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چاہو گے تمہیں مل جائے گا اس سے زیادہ اور کیا غنا ہو سکتی ہے۔ عزت کی ایک نگاہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے کسی بندہ پر پڑے وہ بھی بڑی ہے لیکن جس زندگی کے متعلق یہ وعدہ ہو کہ اس کے ہر لمحہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اللہ تعالیٰ کی رضا کی نگاہیں

ایک عاجز انسان پر پڑتی رہیں گی اِس سے بڑھ کر اَور کیا عزّت ہوگی۔ پھر علم اور علم کی زیادتی کا یہ حال کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے متعلق هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ فرماتا ہے یعنی مومن ہدایت کے اور اللہ کے قُرب کے کچھ مقامات حاصل کرتا ہے تو کچھ اور نئی راہیں اُس پر کھول دی جاتی ہیں۔ پھر وہ ایک نئے بلند تر مقام پر پہنچتا ہے تو قرب کی کچھ اَور راہیں اس پر کھولی جاتی ہیں۔ یہ ہدایت اور علم ایسا نہیں جس پر انسان ایک وقت میں احاطہ کرلے اور سیر ہو جائے اور پھر تشنگی کا احساس اس کے اندر پیدا ہو بلکہ یہ وہ علم اور ہدایت ہے جو ہر لمحہ بڑھتا ہے۔ وہ علم ہے جو ہر لمحہ انسان کو خدا تعالیٰ سے قریب تر لے جاتا ہے۔ وہ علم ہے جس پر شیطان کی یلغار کا امکان ہی نہیں کیونکہ جنّت کے دروازے شیطان پر بند ہو چکے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِس قسم کی ابدی حیات طیّبہ کے حصول کے لئے تم ایمان لاتے ہو اور میری آواز پر لبیک کہتے ہو۔ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ اِس اعلانِ ایمان کے نتیجہ میں تین قسم کی ذمّہ داریاں تم پر عائد ہوتی ہیں اور

### تین تقاضے

ہیں جو یہ ایمان انسان سے کرتا ہے۔

پہلا تقاضا اس کا یہ ہے کہ اِتَّقُوا اللّٰهَ انسان ایمان سے قبل بہت سی بدیوں اور بد عادتوں اور بد رسوم اور شیطانی خیالات میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ ایمان کے ساتھ ہی اس کو یہ ساری بُرائیاں چھوڑنی پڑتی ہیں اور چھوڑنی چاہئیں اگر وہ ایمان میں سچّا ہے۔ تقوٰی کے معنی ہیں اپنے نفس کو گناہ اور معاصی اور نواہی کے ارتکاب سے اس لئے بچائے کہ کہیں اس کا ربّ اس سے ناراض نہ ہو جائے۔ پس جب ایمان حقیقی ہو اور اس کے ساتھ جیسا کہ چاہیئے معرفت اور عرفان بھی ہو تو ایمان کا پہلا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ساری بُرائیوں اور بدیوں اور بد رسموں اور بد عادتوں اور بد خیالات اور بد خواہشوں اور گند سے میلانِ طبع کو انسان اپنے ربّ کی خاطر چھوڑ دے۔ غرض تمام گناہوں اور معاصی سے بچنے کا نام تقوٰی ہے اور عقلاً بھی انسان سے پہلا مطالبہ یہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جب تم کہتے ہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے تو عقل کہتی ہے کہ اب تم کسی ایسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہونا جو تمہارے ربّ کی پسندیدہ نہیں جس سے وہ ناراض ہو جاتا ہے۔

پس پہلا تقاضا ایمان ہم سے یہ کرتا ہے کہ ہم ہر اس چیز سے بچیں جو ہمارے ربّ کو پسندیدہ اور پیاری نہیں ہے۔

### دُوسری ذمّہ داری

ہم پر یہ عائد ہوتی ہے یا یُوں کہو کہ دُوسرا تقاضا ایمان ہم سے یہ کرتا ہے کہ

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

یعنی مقامِ خوف جس کا تقوٰی میں ذکر ہے۔ صرف وہ کافی نہیں بلکہ اس کے بعد مقامِ محبّت میں داخل ہونا ضروری ہے اور انسان کے دل کی یہ حالت ہونی چاہیئے کہ وہ دِلی تڑپ اور شوق اور رغبت کے ساتھ ان راہوں کو ڈھونڈے جو راہیں کہ اُس کے ربّ کی طرف لے جانیوالی ہیں۔ جب غرباء کی ایک جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئی تھی کہ امیر کچھ ایسی نیکیاں کرتے ہیں جو غریب بجا نہیں لا سکتے۔ اس لئے انہیں کچھ ایسی عبادتیں بتائی جائیں کہ وہ ان کے ذریعہ اِس کمی کو پورا کر سکیں، تو ان کے دل کی یہ خواہش اِبْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ہی کا ایک نظارہ ہمارے سامنے پیش کر رہی ہے۔ پس مومن کے دل کی یہ کیفیت ہونی چاہیئے کہ ہر اُس راہ کو تلاش کرے جو راہ اُسے اس کے ربّ کی طرف پہنچانے والی ہو اور جس پر چل کر وہ اپنے ربّ کا قرب حاصل کرنے والا ہو۔ واسل کے معنے اللہ کی طرف راغب کے ہیں یعنی جو شخص اللہ کی طرف راغب ہو، اُسے عربی زبان میں واسل کہتے ہیں اور مفرداتِ راغب میں ہے کہ وسیلہ کی حقیقت یہ ہے کہ قُرب کی راہوں کی معرفت اور عرفان شوق سے حاصل کیا جائے (مَیں لفظی ترجمہ نہیں کر رہا بلکہ انہوں نے جو معنے کئے ہیں ان کا مفہوم اپنی زبان میں بیان کر رہا ہوں) اسی طرح قُرب کی راہیں جو انسان پر کھلیں ان راہوں پر شوق سے چلا جائے اس کو انہوں نے عبادت کے نام سے پکارا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کے جو احکام ہیں اور وقت اور حالات اور مقام اور ماحول کے مطابق جو بہترین ہدایتیں ہوں ان بہترین ہدایتوں پر دِلی رغبت سے عمل کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ انسان سے خوش ہو جائے۔

پس ایک معنی وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کے یہ ہیں کہ ان راہوں کی دِلی رغبت اور شوق کے ساتھ تلاش جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جاتی اور انسان کو خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتی ہیں۔ پھر

### وسیلہ کے ایک معنی

ہم قرآنِ کریم کے بھی کر سکتے ہیں کیونکہ قرآنِ کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ ان راہوں کی نشان دہی کی ہے جو راہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہیں اور اِس صورت میں وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کے یہ معنے ہونگے کہ قرآنِ کریم کی ہدایات اور احکام سے دِلی پیار اور محبّت تا تمہیں اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو جائے۔ پھر وسیلہ کے ایک معنی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کئے جا سکتے ہیں اِس کی طرف خود قرآن کریم نے سورۃ بنی اسرائیل میں اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ
اَيُّهُمْ اَقْرَبُ۔ (بنی اسرائیل ع ۶)

کہ انسانوں میں سے جس کو مشرک معبود بناتے ہیں وہ خود ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر چکے ہوں اور جن کی مدد سے یا جن کے اُسوہ پر چل کر وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کر سکیں۔ ایک مومن تو ان سے بھی زیادہ اسوہ کی تلاش کی تڑپ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جب ہم اَيُّهُمْ اَقْرَبُ کے مفہوم کی روشنی میں جو وسیلہ کے اندر پایا جاتا ہے اور جسے سورۃ بنی اسرائیل کی یہ آیت واضح کرتی ہے اِبْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ پر غور کریں تو ہم یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ قربِ الٰہی کی راہوں کی تلاش میں

### اُسوۂ حسنہ کی تلاش کرو

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن راہوں پر گامزن ہو کر اللہ تعالیٰ کے مقرب بنے تم بھی ان راہوں کو اختیار کرو کیونکہ آپؐ ہی کامل اُسوہ ہیں تمہارے سامنے چونکہ ایک مثال پہلے سے موجود ہے اِس لئے تم انہیں زیادہ آسانی سے پا سکوگے اور آپؐ کے اسوہ کو سامنے رکھ کر اور آپؐ کی نقل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قُرب

Digitized by Khilafat Library Rabwah



کو زیادہ سہولت کے ساتھ حاصل کر سکوگے۔ غرض دُوسری ذمہ داری جو ایمان کی وجہ سے کسی انسان پر عائد ہوتی ہے وہ اس آیت میں اَبْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں بتائی گئی ہے۔ لغت والے لکھتے ہیں کہ الوسیلہ کے اندر یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ قُربِ الٰہی کی راہوں کو رغبت اور شوق کے ساتھ تلاش کیا جائے۔ پس وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کے یہ معنی ہوئے کہ تم شوق اور رغبت کے ساتھ ان راہوں کو تلاش کرو جو خدا تک لے جاتی ہیں۔

بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ "بڑی مالی قربانیاں دیتے ہیں، نمازوں میں باقاعدگی نہ ہوئی تو کیا ہوا"۔ وہ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ پر عمل نہیں کر رہے ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ شان بتائی ہے کہ وہ قُرب کی ہر راہ سے محبّت اور پیار اور رغبت اور شوق کا تعلق رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ بعض راہوں پر چلے اور بعض راہوں کو چھوڑ دے۔

پھر

## بعض لوگ کہہ دیتے ہیں

کہ "جی سارا دن عبادت کردے رہندے آں، چندے نہ دِتّے تے کیہ ہوگیا"۔ حالانکہ ہر قُرب کی راہ کو بشاشت سے قبول کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ پیار کرنا چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری زندگی کا ہر راستہ ہمارے ربّ تک پہنچانے والا ہو، تاکہ ہم اس کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں۔ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا ہی مظاہرہ تھا کہ بعض صحابہؓ کے متعلق آتا ہے کہ چاہے انہیں پیشاب کی حاجت نہ ہوتی وہ بعض جگہ پیشاب کرنے کیلئے بیٹھ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں پیشاب کرتے دیکھا تھا اس لئے ہم رہ نہیں سکے اور ہم نے یہاں پیشاب کیا ہے۔ بظاہر اس فعل میں کوئی دینی چیز نہیں لیکن اس کے پیچھے جو محبّت کام کر رہی ہے وہ بڑی عجیب ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے جذبات کو قبول کرتا ہے۔ یہ چیز انسان کو کہیں سے کہیں اُٹھا کر لے جاتی ہے۔ غرض وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ ہم نے قُرب کی ہر راہ سے پیار کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ بعض راہوں کو لے لیا اور بعض کو چھوڑ دیا۔

جب خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی راہوں کی تعیین ہوگئی اور ان راہوں سے پیار ہوگیا تو پھر

## ایمان کا تیسرا تقاضا یہ ہے

کہ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ۔ دراصل جیسا کہ مَیں نے پہلے اشارہ کیا ہے وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا تعلق محبّتِ الٰہی کے ساتھ ہے جیسا کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ کا تعلّق خوفِ الٰہی کے ساتھ ہے۔

پھر جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ جس وقت انسان صحیح معنی میں اپنے ربّ کو پہچاننے لگتا ہے اور اس کی ذات اور اس کی صفات کاملہ حسنہ کا کامل عرفان حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بڑی ہی قدر اور عزّت انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے اس کی عزّت اور عظمت اور اس کا جلال کچھ اس طرح دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ دُنیا کی ہر چیز اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں رہتی وہ ہیچ نظر آتی ہے۔ قدردانی کا یہ جذبہ محبّت اور خوف سے جُدا گانہ ہے اور مَیں سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تجربہ رکھنے والے اس پر گواہی دیں گے کہ یہ خوف اور محبّت کے جذبہ سے بلند تر ہے۔ پس

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خوف اور محبّت کے بعد جب تم واقعہ میں اللہ تعالیٰ کو پہچاننے لگے اور اُس کی معرفت تمہیں حاصل ہوگئی تو پھر تم اس بات سے رہ نہیں سکتے کہ اس کے راستہ میں جہاد کرو۔ یعنی راہ جب مل گئی تو دُنیا کی ہر تکلیف برداشت کرتے ہوئے ہر قُربانی دیکر اس راہ پر گامزن رہنا یہ مجاہدہ ہے۔ مال کی قُربانی ہے، نفس کی قربانی ہے، جان کی قربانی ہے، اوقات کی قربانی ہے، عزّتوں کی قربانی ہے اور اولاد کی قربانی ہے۔ ہر قسم کی قربانی ہے جس کا مطالبہ "جَاھِدُوْا" ہم سے کرتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کا مقام انسان نے پہچان لیا تو وہ کہاں بُخل کرے گا۔ بُخل تو ایسے دل اور ایسے دماغ میں داخل ہو نہیں سکتا۔ وہ تو یہ کہے گا کہ ہر چیز خدا کی راہ میں قربان ہے اور یہ تیسری ذمہ داری ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان پر ڈالی ہے۔

پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اوّل خدا کا خوف پیدا ہو اور انسان تمام بُرائیوں کو چھوڑ دے۔ پھر خدا کی محبّت پیدا ہو۔ اور انسان نیکی کی ہر راہ پر گامزن ہونے کے لئے تیار ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی قدر اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اُس کے دل کو اپنے قبضہ میں لے لے اور اس کی راہ میں ہر چیز قُربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔ اَسْلَمْنَا لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

جب یہ تینوں مطالبے تم پُورے کروگے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تب ہی تم اس فلاحِ دارین کو حاصل کروگے جو تمہارے ایمان کی غرض ہے۔ اگر تم ایمان کا دعوٰی کرو لیکن ان مطالبات کو پُورا نہ کرو تو تم فلاحِ دارین حاصل نہیں کر سکتے۔ تمہارے جیسا بدبخت اور بدقسمت پھر کوئی نہیں ہوگا کہ جس کے ہاتھ میں نہ دُنیا رہی نہ دین رہا۔ دنیادار دین کی وجہ سے اس سے پیچھے ہٹ گئے اور ناراض ہوگئے اور خدا کے سامنے اس کے اعمال پیش کئے گئے تو ان میں ہزار کیڑے دُنیا کے نکلے اور خدا تعالیٰ نے بھی انہیں ردّ کر دیا۔

## اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے

کہ ہم واقعہ میں حقیقی مومن بن جائیں اور ایمان کے ہر سہ تقاضوں کو پُورا کرنے والے ہوں اور محض اس کے فضل سے ہم فلاحِ دارین حاصل کریں یعنی اس دُنیا میں بھی باآرام زندگی پالیں اور اُس دُنیا میں بھی ابدی بقاء لقاء اور رضاء ہمیں حاصل ہو۔ تاکہ ہم اپنی زندگی کے مقصد اور مطلوب کو حاصل کر سکیں اور دُنیا جو ان راہوں کو پہچانتی نہیں اور ہمیں تمسخر اور استہزاء سے دیکھ رہی ہے، وہ دیکھے کہ خدا کی راہ میں ذِلّتیں اُٹھانے والے ہی

## عزّتوں کے وارث

قرار دیئے جاتے ہیں اور اس کی راہ میں دُکھ پانے والے ہی ابدی سرور اور لذّت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دُنیا کی بھی آنکھیں کھولے اور اپنے قُرب کی راہوں کی طرف ان کو ہدایت دے اور انسانی زندگی کا جو مقصد ہے وہ ان کی زندگیوں میں بھی پُورا ہو۔ آمین (الفضل ۲۲ر جون ۱۹۶۸ء)

---

## درخواستِ دُعا

مَیں کئی ماہ سے بیمار ہوں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں کئی ایک پریشانیاں لاحق ہیں۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی دے اور اطمینان کے سامان پیدا کرے۔ (عبدالحق مصری شاہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا ذکر

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ ماریشس ربوہ

(۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی بنی اسرائیل نے وہی سلوک کیا جو ان کی عادت تھی حتیٰ کہ صلیب پر لٹکوا دیا اور اس طرح خدا کے غضب کے مورد ٹھہرے۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق ان کو سزا دی۔ سنہ ۷۰ء میں طیطس رومی نے یروشلم پر چڑھائی کی ہیکل کو گرا دیا اور شہر کو ملبہ کا ڈھیر بنا دیا اور اس کے پانچ سو سال بعد اللہ تعالیٰ فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا اور اس طرح بنو اسماعیل نبوت اور بادشاہت کے وارث ٹھہرے۔

البتہ ارحم الراحمین خدا نے بنی اسرائیل میں سے نیک افراد کے لئے اپنی رحمت کے دروازہ کو کھلا رکھا ہے انفرادی طور پر نہ کہ قومی طور پر وہ اس طرح کہ جو بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا اُسے دوہرا اجر دیا جائیگا۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے واضح ہوتا ہے کہ امت محمدیہ امت موسوی کی مثیل ہے اور یہ کہ مسلمانوں پر بھی دو دفعہ تباہی آئے گی۔ اختلاف و تفرقہ نے اگر بنی اسرائیل کو ۷۲ فرقوں میں منقسم کر دیا تھا تو مسلمان ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ اس مماثلت کے ساتھ قرآن کریم کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ امت محمدیہ خیر امم ہے اور اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔ واقعات بتلاتے ہیں کہ دونوں باتیں برحق ہیں۔ دیکھ لو بنی اسرائیل من حیث القوم مٹا دیئے گئے۔ بلکہ اسلام نے تمام قسم کی قومیتوں اور نسلی افتخار کا خاتمہ کر دیا اور اسلامی برادری کو قائم کیا باوجود مسلمانوں کے جرموں اور گناہوں کے امت محمدیہ کو من حیث الامۃ مٹایا نہیں بلکہ کسی نہ کسی رنگ میں قائم رکھا وہ اس طرح کہ ہر صدی کے سر پر مجدد دین آتے رہے اور آخر میں امام مہدی کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ خلافت کو قائم فرمایا تا امت محمدیہ کی پہلی سی شان و شوکت لوٹ آئے دیکھو یہ کہ بنی اسرائیل کے مرکز اور قبلہ پر دو دفعہ تباہی آئی اور دوسروں کے قبضہ میں چلا گیا۔ مسلمانوں پر بھی دو دفعہ تباہیاں تو آئیں مگر مکہ و مدینہ مرکز اسلام محفوظ و مامون رہا البتہ مماثلت کو قائم رکھنے کے لئے مسلمانوں کے ہاتھ سے فلسطین چھین لیا گیا۔ پس امت محمدیہ میں سے ایک حصہ کا ہمیشہ حق و صداقت پر قائم رہنا امام وقت کا کسی نہ کسی رنگ میں پایا جانا خواہ مجدد کی حیثیت سے یا امام مہدی کی حیثیت سے اور اسی طرح مرکز اسلام کا دشمنوں کی دست برد سے محفوظ رہنا بتلاتا ہے کہ امت محمدیہ من حیث الامۃ بنی اسرائیل سے بہتر ہے اور اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔ کاش مسلمان غور کریں۔

اب میں فلسطین پر یہودیوں کے موجودہ عارضی قبضہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْکُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِکُمْ لَفِیْفًا ۝

(بنی اسرائیل ۱۰۵)

اور اس کے بعد یعنی فرعون کے ڈوب مرنے کے بعد بنی اسرائیل سے ہم نے کہہ دیا تم موعود سرزمین یعنی فلسطین میں جا کر رہو پھر جب دوسری بار عذاب کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے وہاں لے آئیں گے۔

اس آیت میں وعد الآخرۃ سے مراد در اصل مسلمانوں پر دوسری تباہی کا وعدہ ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل کے شروع میں یہودیوں پر دو تباہیوں کے آنے کا ذکر ہے اور دونوں عذاب کے وعدے پورے ہوئے ایک بخت نصر کے ہاتھوں اور دوسرا طیطس رومی کے ہاتھ سے پورا ہوا۔ ان دونوں وعدوں میں بنی اسرائیل کے اکٹھا کرنے کا ذکر نہیں۔ اس کے برخلاف اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ دوسرے وعدے کے وقت بنی اسرائیل کو پھر ارض مقدس میں لایا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ وعد الآخرۃ کوئی اور ہے اور دوسرے وعدے کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس وعد الآخرۃ کے ساتھ کوئی پہلا وعدہ بھی ہے۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"اب ہم غور کرتے ہیں تو ان دو وعدوں کا ذکر قرآن کریم میں صرف اس طرح ملتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسےٰ قرار دیا گیا ہے اور سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کے ایک حصہ کے متعلق یہ خبر دی ہے کہ وہ اہل کتاب کے نقش پر چلیں گے پس ان دونوں باتوں کو ملا کر ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی طرح دو عذاب کے وعدے مسلمانوں کے لئے بھی کئے گئے ہیں۔ اور اس جگہ وعد الآخرۃ سے مسلمانوں کے دوسرے عذاب کا وعدہ ہے اور بتایا یہ ہے کہ مسلمانوں پر جب یہ عذاب آئے گا کہ دوسری دفعہ ارض مقدس کچھ عرصہ کے لئے ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی تو اسی وقت اللہ تعالیٰ پھر تم کو اس ملک میں واپس لے آئیگا۔ چنانچہ دیکھ لو اسی طرح واقعہ ہوا جس طرح بخت نصر کے وقت میں پہلی دفعہ ارض مقدس یہود کے ہاتھ سے نکلی اسی طرح صلیبی جنگوں کے وقت میں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلی پھر جس طرح موسیٰ سے تیرہ سو سال بعد حضرت مسیح کے صلیب کے واقعہ کے بعد جبکہ گویا وہ بظاہر اس ملک کے لوگوں کے لئے مر گئے تھے بنی اسرائیل کو ارض مقدس سے دوبارہ بیدخل کر دیا گیا۔ اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اتنا ہی عرصہ گذرا ہے مسلمانوں کی حکومت پھر ارض مقدس سے جاتی رہی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا۔ مسلمانوں کا یہ دوسرا عذاب یہود کے لئے ارض مقدس میں آنے کا ذریعہ بن گیا ہے"

(تفسیر کبیر جلد سوم ص ۴۵۳-۴۵۴)

صحف اسرائیلی اور دیگر پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آخری زمانہ میں مسیح موعود کی بعثت ہوگی۔ یہود کے نزدیک اس تعمیر ہیکل سے مراد حقیقی معبد یعنی اقصیٰ کی بحالی ہوگی بہرحال یہ زمانہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہوگا اور ارض مقدس خدا کے نیک بندوں کا ہی ورثہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس حتمی فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝

(انبیاء ۱۰۶)

اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارض مقدس کے وارث میرے نیک بندے ہونگے پس کسی غاصب کے عارضی قبضہ کے معنی یہ تو ہو سکتے ہیں کہ وارث نالائق بن گئے اور ان کو سزا ملی ہے مگر یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ حقیقی وارث کا حق وراثت زائل ہو گیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود امام مہدی بنا کر اسی لئے بھیجا ہے کہ عباد صالحین کی کثرت مسلمانوں میں پیدا ہو جائے اور اپنے ورثہ کو واپس لینے کے حقدار بن جائیں۔ یہ واقعی مسیح موعود کا زمانہ ہے خود علماء یہود نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں جب اسرائیل نے فتح پائی تو افواج اسرائیل دیوار گریہ کے پاس جمع ہوئیں افواج اسرائیل کے ربی اعظم نے اپنی تقریر میں کہا بڑی رقت آمیز اور

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپوری

مکرم بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ

حضرت حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب
سابق امیر جماعت احمدیہ ہوشیارپور

۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد ہجرت کر کے سیالکوٹ تشریف لائے۔ ان ایام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھ کو مہاجرین کو آباد کرنے کی سعادت حاصل تھی محترم حکیم صاحب کو موجودہ مکان الاٹ کرایا پھر ایک دکان بازار پنساریاں میں خود حسب منشاء ڈھونڈ کر الاٹ کرا دی گئی۔ الحمد للہ۔ آپ کے حسن اخلاق اور طب میں کافی تجربہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کا کاروبار اچھا چمکا ان کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے کافی شفا بخشی ہوئی تھی۔ عورتوں اور بچوں کے علاج میں ان کو خاص مہارت تھی۔ اکثر حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جماعت پنجم تک تعلیم لاہور میں پائی۔ اس کے بعد ہوشیارپور چلا گیا وہاں سے ایک بزرگ نے اُن کو قادیان لا کر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی چھٹی جماعت میں داخل کرا دیا یہ واقعہ ۱۹۰۵ء کے قریب کا ہے۔ اس سال میں نے والد بزرگوار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ میری پیدائش ۱۸۹۲ء کی ہے میرے والد صاحب ۱۹۰۰ء سے پہلے کے احمدی تھے میں جماعت آٹھویں کا طالب علم تھا جس سال مئی ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی حضور کی وفات کی خبر اسی دن قادیان پہنچ گئی۔ لاہور سے بٹالہ لا کر حضور کا جسد مبارک صندوق سے نکال کر ایک چارپائی پر رکھ دیا گیا۔ اس کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے ہوئے تھے۔ جماعت قادیان کے دوست نہر کے پل پر ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کی رات کے آخری حصہ میں پہنچ گئے میں بھی وہاں موجود تھا ہم جنازہ شانہ بشانہ اُٹھا کر قادیان کی طرف روانہ ہو گئے ہم وہاں کوئی ۸ بجے کے قریب پہنچ گئے اور حضور کی نعش مبارک بہشتی مقبرہ سے ملحق باغ میں واقعہ ایک مکان میں رکھی گئی۔ حضرت حاجی مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز عصر کے بعد سب خدام نے یکے بعد دیگرے حضور کے نورانی چہرہ مبارک کا دیدار کیا۔ مکان کے ایک دروازے سے لوگ آتے اور دیدار کر کے دوسرے دروازے سے لوگ نکل جاتے میں نے حضور کے پاؤں کو بوسہ دیا اور اپنی آنکھوں کو حضور کے پاؤں کے ساتھ خوب لگایا اُس وقت سے لیکر وفات تک میری آنکھیں اس برکت کی وجہ سے کبھی بیمار نہیں ہوئیں اور نہ ہی عینک کی ضرورت محسوس کی آپ فرمایا کرتے کہ میرے والد محترم تحصیل بٹالہ میں VACCINATOR تھے آپ قادیان میں ۱۸۹۱-۹۲ میں آئے اس سے پہلے بچوں کو ٹیکہ لگانے کے لئے گئے تو آپ نے صاحبزادگان کو بھی ٹیکہ لگایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو مبلغ ۵/- روپیہ بطور شکرانہ ارسال کئے مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا اس پر حضور نے اُن کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ ہم نے کوئی رشوت نہیں دی اس خوشی کی تقریب پر آپ کو بچوں کی مٹھائی کے لئے دئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے تبرکاً رکھ لئے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر میں رطب اللسان رہتے تھے میں نے کبھی تعلی، شیخی اور خودنمائی کا لفظ منہ سے نکلتے نہیں دیکھا تھا۔

آپ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑا پیار اور عقیدت رکھتے تھے۔ درثمین۔ کلام محمود۔ کلام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے اکثر اشعار کو آپ نے حفظ کیا ہوا تھا اور بڑے ترنم سے اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے اور پرانی یادوں کے تازہ ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات رو پڑا کرتے۔ آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔

آپ ایک وفادار اور دلسوز دوست تھے میرے ساتھ آپ کو خاص محبت تھی آپ تحریک جدید دفتر اول کے اولین مجاہدین میں سے تھے آپ ہر تحریک میں خواہ مرکزی ہو یا مقامی بڑھ چڑھ کر خندہ پیشانی سے حصہ لیتے اور وقت پر ادائیگی کرتے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مخیر اور مہمان نواز ہمدرد۔ خیرخواہ۔ دعاگو۔ غمگسار فاضل، منکسر وجود تھے مسیح کی سیرت کی [illegible] تھی۔ ہر بزرگ جو ربوہ سے تشریف لاتے اُن کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوتا۔ مجلس بڑی پاکیزہ اور پر رونق ہوتی تھی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہمیشہ اسٹیج پر دائیں طرف بیٹھنے کی کوشش کرتے تا حضرت خلیفۃ المسیح کا مبارک چہرہ آنکھوں کے سامنے رہے جلسہ سالانہ پر جو کتاب شائع ہوتی اُس کو خرید کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے رسالہ الفرقان کے لائف ممبر تھے۔ ہر رسالہ جو مرکز سے شائع ہوتا اس کی خریداری کا شرف حاصل ہوتا

گذشتہ سال فسادات کے دوران آپ کی دکان بھی لوٹ لی گئی۔ میں حکیم صاحب کے مکان پر افسوس کے لئے گیا تو آپ نے نہایت مسکراتے ہوئے ہشاش بشاش چہرہ سے فرمایا کہ بابو صاحب ہم نے ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے وقت لٹے ہوئے خالی ہاتھ پاکستان کی زمین پر قدم رکھا۔ الحی القیوم قادر مطلق زندہ خدا نے ہم پر اتنا بڑا کرم کیا اور ہم کو اس مقام پر پہنچایا۔ اب بھی ہمارا سہارا وہی زندہ قادر مطلق خدا ہے وہ ضرور ہماری دستگیری کرے گا اور رحم کرے گا اور ہم کو وہی مقام عطا کرے گا۔ چنانچہ اپنی وفات سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی مقام پر تقریباً آ گئے۔ الحمد للہ۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

آپ قریباً (۳) ماہ بیمار رہے آپ کے بچوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کی تیمارداری اور خدمت کا پورا پورا حق نہایت وسیع القلبی اور خندہ پیشانی سے ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آپکا جنازہ ربوہ پہنچایا گیا وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۴ سال کے قریب تھی۔ شام آپ کو قطعہ خاص مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین سے قبل محترم مولانا عبد المالک صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## وقف عارضی حصول فضل کا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں عمر بھی ہے جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربانی کرنے کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو"

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء)

احباب کرام اپنے اوقات میں سے کم از کم دو ہفتے وقف عارضی میں خرچ کریں۔ دفتر وقف عارضی ربوہ سے فارم طلب فرما کر ممنون فرمائیں

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

بقیہ صفحہ ۳

گلوگیر آواز سے حاضرین کو بتلایا کہ "اے یہود! اے یہود! اہم مسیح موعود کے زمانہ میں ہو۔"

ہمارے احمدی عرب بھائیوں نے مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی ... اور اس خبر کو بھی شائع کیا اور اسے وسیع پیمانہ پر یہودیوں میں تقسیم کیا تاکہ وہ اسلام کی طرف آئیں۔ کاش مسلمان اس نکتہ کو سمجھیں اور خدا کی رحمت کے وارث بنیں۔ آمین۔ اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


جبوب مفید اٹھرا — مرض اٹھرا کا شافی علاج — مکمل کورس ۲۴/- روپے
اکسیر اولادِ نرینہ — اولادِ نرینہ کیلئے — قیمت ۲۵/- روپے
زوجام عشق — طاقت کی دوا — قیمت ۴۰/- روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴

---

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
سالانہ چندہ ۵/- روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

---

ربوہ کا مشہور تحفہ **ہاضموں رجسٹرڈ**
پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے خاص الخاص نسخہ ۔ لیبل دیکھ کر خریدیں
دواخانہ ہاضموں رجسٹرڈ ربوہ

---

**فریگرنٹ اینٹی پمپل کریم**
کیل۔ پھنسیاں۔ داغ دھبے دُور کرنے کے لئے بہت مفید۔ قیمت ۴/۵۰
**المنار دواخانہ ربوہ**

---

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جسکے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ ۱۰/- روپے
(مینیجر)

---

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
**فرحت علی جیولرز** کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

---

صدر دواخانہ کی مایہ ناز ادویات
**خارشی**
پرانی سے پرانی تر اور خشک خارش کیلئے صرف تین روز میں۔ آزمائش شرط ہے
قیمت فی ڈبیہ ۶/- روپے
**مصفی چہرہ**
منہ کے داغ، مہاسے، کیل اور چھائیوں کیلئے لگاتار استعمال سے چیچک کے داغ بھی دور کرتی ہے
قیمت فی ڈبیہ ۴/- روپے
**صدر دواخانہ دار الصدر غربی ربوہ**

---

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

**الائیڈ سائنٹیفک سٹور** فون ۶۳۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

---

• شہزین
• شہزین
• شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
**حکیم نظام جان اینڈ سنز**
• چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۲۵۴۴
• بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔ فون ۶۳۸
• ٹنڈو محمد خان

---

**شرطیہ سستے داموں خریدنے کیلئے**
احسان جنرل سٹور ہمیشہ یاد رکھیں!
منیاری۔ ہوزری سٹیشنری۔ عید کارڈ اور چوڑیاں بازار سے ارزاں یہاں سے خرید فرمائیں نیز سیالکوٹ کا بنا ہوا کھیلوں کا سامان سرگودھا اور لائلپور سے سستا خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں!
آپ کی اپنی دکان
**احسان جنرل سٹور**
عمر مارکیٹ۔ رحمت بازار ربوہ

---

احمدی بچوں اور بچیوں کا دل پسند ماہنامہ
**تشحیذ الاذہان**
یہ رسالہ ابتداءً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۰۶ء میں جاری فرمایا تھا اور اب یہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر نگرانی احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور دن بدن مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔
**تشحیذ الاذہان میں آپ کیا پائیں گے؟**
• قرآن پاک اور احادیث میں سے پیارے پیارے پُرحکمت کلمات • حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کے روح پرور ملفوظات • بزرگوں اور دیگر بڑی شخصیتوں کے زریں اقوال • اسلام اور احمدیت سے واقفیت پیدا کرنے والے عمدہ مضامین • اچھی اچھی دلوں کو لبھانے والی نظمیں • بلند اخلاق پیدا کرنے والے مفید تربیتی مضامین • نصیحت آموز دلچسپ کہانیاں اور تاریخی واقعات • مفید و دلچسپ علمی و سائنسی معلومات • دماغی ورزشیں اور بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف ——— اور ان سب کے علاوہ دیگر بہت سے مفید اور بے حد دلچسپ کالم!
سال بھر کے رسالوں کی کل قیمت صرف دس روپے
جملہ خط و کتابت بنام
مینیجر رسالہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

---

**حیوانات کی دوائیں**
اکسیر گل گھوٹو نیز منڈکش۔
ٹک، رگنار، سرکن، زہرباد، منہ کھر، اپھارہ، داہ، دردوں، کمی دودھ، تھنوں کی سوزش کی اکسیریں اور مرغیوں کے لئے رانی کھیت اور پولٹری کیڈ وغیرہ یہاں سے خریدیں
معلومات کا رسالہ مفت
کیمو ہومیوپیتھک کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۲

---

**دانت نکلوانے کی غلطی مت کیجئے!**
بلکہ بیمار دانت کا علاج
اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHEA
اینٹی کیریز ANTI CARIES
سے کیجئے۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/-
دانتوں سے متعلق لٹریچر مفت
**ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ**
فون ۶۰۲

---

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰/- روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۳۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مکرم ملک محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ایس ایچ او آف ساہیوال کی وفات

مورخہ ۲۳ اکتوبر بوقت ۹ بجے صبح ملک محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ایس۔ایچ۔او حال مقیم ساہیوال تقریباً پانچ سال بمرض فالج بیمار رہ کر بعمر ۹۷ سال اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ تجہیز و تکفین کے بعد، بعد نماز مغرب ساہیوال میں نماز جنازہ ادا کی گئی پھر ڈیڑھ بجے رات مرحوم کے صاحبزادگان مکرم ملک غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال و مکرم ملک آصف احمد صاحب اور دیگر احباب مرحوم کی میت کو لیکر بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچے۔ بعد نماز جمعہ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

ملک صاحب مرحوم آغاز جوانی میں احمدی ہوئے۔ بہت مخلص احمدی تھے۔ بسلسلہ ملازمت جہاں جہاں رہے مقامی جماعت کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ کئی جگہ جماعتی تنظیم قائم کی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے، درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ ساہیوال)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ قائد ضلع شیخوپورہ مکرم لطیف احمد صاحب سروہ کی والدہ صاحبہ عرصہ سے گھٹنوں کے درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد از جلد کامل شفا عطا کرے۔ (سجاد احمد خان مربی شیخوپورہ)

۲۔ میرے ماموں جان اور میری والدہ صاحبہ گوجرانوالہ میں بیمار چلے آرہے ہیں۔ ماموں جان کو بلڈ شوگر بہت زیادہ ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم ماموں جان اور والدہ صاحبہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور تندرستی و صحت سے نوازے۔ (ملک داؤد احمد ابن ملک محمد اکرم صاحب بلیک برن انگلینڈ)

۳۔ مکرم سید محمد انور صاحب ہاشمی سیٹری انسپکٹر ملتان چھاؤنی پر ایک محکمانہ کیس ہے۔ احباب کرام ان کی باعزت بریت اور ملازمت پر بحالی اور ترقی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔
عبدالمنان شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال
(مسجد احمدیہ ساہیوال)

## وقف جدید کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں

وقف جدید انجمن احمدیہ کا اٹھارھواں سال دسمبر کے آخر تک اختتام پذیر ہو رہا ہے جس میں صرف دو ماہ کا مختصر عرصہ باقی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ سال کے ختم ہونے سے پہلے اپنے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ ادا فرما کر خدا تعالیٰ سے اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ سیکرٹریان مال و وقف جدید سے گزارش ہے کہ وہ اس قلیل عرصہ میں اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں اور اپنی اپنی جماعتوں کی سو فیصد ادائیگی سال کے اختتام سے قبل فرما کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عظیم دینی و دنیاوی فضلوں سے نوازے، آمین۔ (ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

## ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے جو احباب ۱۹۷۵ء کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر اُن کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ الفضل کے "جلسہ سالانہ نمبر" میں اسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تصویر پاسپورٹ سائز کی ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ان تصاویر پر فوت ہونے والے بزرگوں کے نام، تاریخ وفات اور تاریخ بیعت ضرور لکھ دی جائے۔ اصل تصویر واپس کر دی جائے گی۔ تصویر نمایاں ہو ورنہ بلاک نہ بن سکے گا۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

### شرح چندہ

| | |
|---|---|
| سالانہ چندہ | ۶۰-۰۰ |
| ششماہی | ۳۱-۰۰ |
| سہ ماہی | ۱۶-۵۰ |
| خطبہ نمبر سالانہ | ۱۸-۰۰ |

فی پرچہ ۳۰ پیسے * خطبہ نمبر ۲۵ پیسے


### ضرورت ملازمین

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ میں دو ملازم درکار ہیں۔ تعلیم کم از کم مڈل ہو۔ تنخواہ اور دیگر ضروری امور کے متعلق بالمشافہ دریافت فرمائیں۔ صدر محلہ یا امیر کی سفارش کے ساتھ تشریف لائیں۔

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

قابل اعتماد ــــ خوش ذائقہ
### تریاق سلیمانی
ہیضہ، تبخیر معدہ، پیٹ درد، ہیضہ، متلی، قے، اسہال، نفخ اور بھوک کی بندش میں مفید ہے۔
۲/ روپے۔ پانچ روپے۔ چھ روپے۔ بارہ روپے
المنار دواخانہ۔ ربوہ

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز
### پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۵

سوتی و ریشمی کپڑے کی معیاری دکان
### احمد کلاتھ سٹورز
فون ۵۱۸ گولبازار ربوہ

### ایکو الیکٹرک موٹرز
½ تا ۱۵ ہارس پاور ــــ تھری فیز
امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے
قیمت مناسب ــــ ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں
ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ۔ فون ۶۱۶۵


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۴/- روپے | دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵/- روپے | زدجام عشق طاقت کی جنرل ٹانک کورس ۳۵/- روپے | دواخانہ خدمت خلق ربوہ